کمال اتاترک کا ملحدانہ نظام مسلط کرنے کی کوششیں کی جارہی ہے

القاعدہ کے ارکان کے ساتھ کیوبا میں جو انسانیت سوز سلوک ہو رہا ہے، وہ بدترین ظلم ہے

چودھری افضل حق'' کے ذکر کے بغیر برصغیر کی آزادی کی تحریک مکمل نہیں ہوسکتی

مفکر احرار چودھری افضل حق'' کی یاد میں تقریب سے سید عطاء المہیمن بخاری، نوابزادہ نصر اللہ خان چودھری ثناء اللہ بھٹہ، قمر الحق بادشاہ، پروفیسر خالد شبیر احمد اور سید محمد کفیل بخاری کا خطاب

لاہور (۱۳ جنوری) تحریک آزادی کے ممتاز رہنما، صاحب طرز ادیب، مفکر احرار چودھری افضل حق مرحوم کی یاد میں مجلس احرار اسلام کے زیر اہتمام دفتر مرکزیہ لاہور میں قائد احرار سید عطاء المہیمن بخاری کی زیر صدارت منعقدہ اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے پاکستان جمہوری پارٹی کے سربراہ نواب زادہ نصر اللہ خان نے کہا ہے کہ موجودہ حکومت پاکستان کو آمرانہ نظام کی طرف لے جارہی ہے۔ مدارس اسلامیہ مساجد اور دینی مراکز پر پابندیاں لگا کر مسلمانوں سے اسلامیت کا جذبہ ختم کرنے کی سازش ہے اور کمال اتاترک کا ملحدانہ نظام مسلط کرنے کی کوششیں کی جارہی ہے۔ نئے مدارس اور نئی مساجد کو حکومتی اجازت سے مشروط کرنا مداخلت فی الدین ہے، یہ ظلم تو برطانوی سامراج کے دور میں بھی نہ ہوا۔ انہوں نے کہا کہ افغانستان سے طالبان کی حکومت ختم کر کے پاکستان کو نظریاتی اور جغرافیائی طور پر غیر محفوظ کر دیا گیا ہے اور القاعدہ کے ارکان کے ساتھ کیوبا میں جو انسانیت سوز سلوک ہو رہا ہے، وہ بدترین ظلم ہے۔ انہوں نے کہا کہ مشرف حکومت ایک طرف آمریت کی مظہر ہے جبکہ دوسری طرف امریکہ وانڈیا کو خوش کرنے کیلئے مذہبی قوتوں کو کرش کیا جارہا ہے۔ ان حالات میں مفکر احرار چودھری افضل حق'' کی پوری زندگی کا مجاہدانہ کردار ہمارے لئے روشنی کا مینار ہے۔ چودھری افضل حق'' کے ذکر کے بغیر برصغیر کی آزادی کی تحریک مکمل نہیں ہوسکتی۔ چودھری افضل حق'' نے ہندو ذہنیت کا قبل از وقت ادراک کر لیا تھا اور مسلمانوں کی بروقت رہنمائی کی۔ انہوں نے کہا کہ مسجد شہید گنج کا مابہ احرار پر نہ گرایا جاتا تو پنجاب میں احرار کی حکومت قائم ہو جاتی۔ انہوں نے کہا کہ برصغیر سے انگریز سامراج کے انخلاء کے بعد پوری دنیا میں آزادی کی تحریکیں کامیاب ہوئیں۔ مجلس احرار اسلام پاکستان کے امیر سید عطاء المہیمن بخاری نے کہا کہ ہمارے فکر و سیاست کی بنیاد قرآن و سنت ہے اور قرآنی و اسلامی تعلیمات کے خلاف امریکہ اور عالمی اتحاد کی سازشوں کا ڈٹ کر مقابلہ کریں۔ یہ وقت لوگوں کو حوصلہ دینے کا ہے۔ چودھری ثناء اللہ بھٹہ نے کہا کہ طالبان کی حکومت ختم ہونے کے بعد افغانستان کی جو تصویر سامنے آئی ہے، وہ انتہائی بھیانک اور خطرناک ہے۔ مجلس احرار اسلام کے سیکرٹری جنرل پروفیسر خالد شبیر احمد نے کہا کہ چودھری افضل حق'' نے اسلام کے معاشی نظریات پر جو نقطۂ نظر قائم کیا اور سرمایہ پرستانہ نظام کے خلاف جو جنگ لڑی وہ ہمارا قیمتی اثاثہ ہے وہ دولت کی منصفانہ تقسیم پر یقین رکھتے تھے اور سمجھتے تھے کہ معاشی انصاف کے بغیر معاشرے میں امن قائم نہیں ہوسکتا۔ سید محمد کفیل بخاری نے کہا کہ اکابر احرار کا فکر ہم سے مطالبہ کرتا ہے کہ ہم حکومتی و ریاستی جبر و تشدد کا مقابلہ کرنے کی سکت پیدا کریں۔ چودھری افضل حق'' کے فرزند پروفیسر قمر

الحق بادشاہ نے کہا کہ چودھری افضل حق ؒ کی یاد منانے کا سب سے بہترین طریقہ یہ ہے کہ ہم اللہ کے بندوں کو لوگوں کی غلامی سے نکال کر اللہ کی غلامی میں لے آئیں۔ مجلس احرار اسلام نے برطانوی سامراج کے خلاف بھرپور جدوجہد کی تھی۔ چودھری ظفر اقبال ایڈووکیٹ نے کہا کہ جنرل مشرف کے خوبصورت الفاظ میں مذہبی طبقات اور دینی مراکز کو پابندیوں میں جکڑنے کا ایجنڈا یقیناً ان کا اپنا نہیں بلکہ امریکہ اور عالمی اتحاد کا ہے۔ جعفر بلوچ نے چودھری افضل حق ؒ کو منظوم خراج عقیدت پیش کیا۔

مخلوط انتخاب پاکستان کے اسلامی ونظریاتی تشخص کا آئینہ دار ہے

پاکستان، ترکی ہے نہ جنرل مشرف اتاترک ہیں

بے دین این جی اوز اور قادیانیوں کیلئے میدان ہموار کیا جارہا ہے

’’سیکولر مسلم پاکستان‘‘ کی اصطلاح قائداعظم پر بہتان اور نظریہ پاکستان کی نفی ہے۔

(عبداللطیف خالد چیمہ)

لاہور (۲۲ رجنوری) مجلس احرار اسلام پاکستان کے مرکزی ناظم نشریات عبداللطیف خالد چیمہ نے کہا ہے کہ مخلوط انتخاب پاکستان کے اسلامی ونظریاتی تشخص کی تباہی کا آئینہ دار ہے۔ بیرونی جارحیت روکنے اور ملک وقوم کی ترقی کا ایک ہی راستہ ہے کہ حکمران امریکہ کی بجائے اللہ پر بھروسہ کرنے والے بن جائیں۔ وہ دفتر احرار لاہور میں پریس کانفرنس سے خطاب کررہے تھے۔ اس موقع پر مرکزی نائب ناظم میاں محمد اویس پاک وافغان دفاع کونسل پنجاب کے رابطہ سیکرٹری قاری محمد یوسف احرار اور ناظم لاہور ملک محمد یوسف بھی موجود تھے۔ خالد چیمہ نے کہا کہ پاکستان میں مذہبی جماعتوں، جہادی تنظیموں اور دینی مدارس کے خلاف موجودہ حکومت کی پابندیاں اور کریک ڈاؤن امریکی، بھارتی دباؤ کا نتیجہ ہے۔ جنرل مشرف جس ایجنڈے کے مطابق آئے تھے، وہ کھل کر اس پر عمل پیرا ہورہے ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ موجودہ حکومت کے اقدامات ملک کی نظریاتی اساس اور اسلامی تشخص کو تباہ کرنے کی شعوری کوشش اور دستور کو غیر مؤثر بنانے کی طویل دورانیے والی خطرناک سازش کا حصہ ہیں۔

دینی شعائر کا مذاق اڑانے اور مغربی کلچر وتہذیب کے نام پر جنسی انارکی پھیلانے والی این جی اوز کو سرکاری وسائل سے پرموٹ (Promote) کیا جارہا ہے۔ امت کے متفق علیہ عقائد کو متنازعہ بنانے پر کام ہورہا ہے۔ قانون توہین رسالت ﷺ اور امتناع قادیانیت ایکٹ کو عملاً ختم کر کے ترغیب دی جارہی ہے کہ جس کا جی چاہے وہ رسالت مآب ﷺ کو گالی بکے۔ قادیانیوں کو ارتداد پھیلانے کی کھلے عام اجازت ہے وہ اسلام ختم نبوت اور پاکستان کے خلاف زہر اگل رہے ہیں۔ قادیانی اپنے کفر کو اسلام کے نام پر پھیلا رہے ہیں۔ حساس اور کلیدی عہدے قادیانیوں کے سپرد کر دیئے گئے ہیں۔ چناب نگر سمیت پورے ملک میں اسلامی شعائر وعلامات کا بے دریغ استعمال کر کے قادیانی امت مسلمہ کا مذاق اڑا رہے ہیں اور قانون نافذ کرنے والے ادارے ان کو تحفظات فراہم کر رہے ہیں، ہم سمجھتے ہیں کہ اس قسم کے تمام اقدامات پاکستان کو اس کے مقصد قیام سے بہت دور ہٹا

دینے کیلئے کئے جا رہے جا رہے ہیں۔

جنرل مشرف اگر اتاترک کو اپنا آئیڈیل سمجھتے ہیں تو ہم کہتے ہیں کہ وہ یاد رکھیں پاکستان نہ ترکی ہے، نہ وہ کمال اتاترک۔ یہاں کے عوام کی دینی غیرت اور قومیت حمیت کو ختم کرنے کیلئے وہ خود انتہائی اقدامات کر کے انتہا پسندی اور ریاستی جبر کے مرتکب ہو رہے ہیں اور اگر قائداعظم ان کے آئیڈیل ہیں تو پھر قائداعظم کے نظریات کی خود ساختہ تعبیر نہ کریں۔ قائداعظم نے ۱۳ر نوری ۱۹۴۸ء کو اسامیہ کالج پشاور میں فرمایا تھا کہ ''ہم نے پاکستان کا مطالبہ ایک زمین کا ٹکڑا حاصل کرنے کیلئے نہیں کیا تھا بلکہ ہم یک ایسی تجربہ گاہ حاصل کرنا چاہتے تھے، جہاں ہم اسلام کے اصولوں کو آزما سکیں'' جنرل مشرف کا یہ کہنا کہ قائداعظم سیکولر مسلم پاکستان چاہتے تھے ان پر بہتان کے مترادف ہے۔

جنرل مشرف نے پاکستان کو بچانے کے خوبصورت نام پر جو کچھ کیا اور افغانستان میں جو کچھ ہوا جوں جوں تعصب کے بادل چھٹیں گے، حقیقت آشکار ہوتی چلی جائے گی، فرعون، نمرود کا کردار ادا کرنے والے ان کا انجام بد بھی یاد رکھیں۔ جنرل مشرف قوم کو بتائیں کہ طالبان کی حکومت کے خاتمے کے بعد ان کے اپنے مؤقف کے مطابق امریکن فوجوں کی واپسی کیوں نہیں ہو رہی اور ہمارے اڈے خالی کیوں نہیں کیے جا رہے؟ ملکی سلامتی کے حوالے سے یہ سب سے اہم مسئلہ ہے۔

مجلس احرار اسلام نے طے کیا ہے کہ بغیر کسی اشتعال کے ہم اپنے اصولی مؤقف پوری طرح قائم ہیں اور سمجھتے ہیں کہ فرقہ وارانہ دہشت گردی اور قتل و غارت گری کے اصل اسباب و عوامل کو دور کرنے کی بجائے اس کی آڑ میں بغیر کسی تخصص کے مذہبی کارکنوں کو ہراساں کیا جا رہا ہے۔ کئی مقامات پر مساجد اور مدارس کی بے حرمتی اور سیل کیا جا رہا ہے، گرفتار ہونے والوں میں ایک تعداد ایسے کارکنوں کی ہے جن کا پابندی کی ذیل میں آنے والی تنظیموں سے کوئی تعلق نہیں۔ ۱۵ سال کے پرانے داخل دفتر مقدمات کو نکال کر گرفتاریاں کس بات کی عکاسی کرتی ہیں؟ لاؤڈ سپیکر پر پابندی کے نام پر مساجد کی بے حرمتی عذاب الٰہی کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔

ہم حکومت سے کہتے ہیں کہ وہ مذہبی قوتوں کو دبانے کے شوق اور امریکہ کی تابعداری میں اتنا آگے نہ چلی جائے کہ پیچھے کچھ باقی نہ رہے، مذہبی قوتوں نے پاکستان کی نظریاتی، جغرافیائی حدود کا ہمیشہ دفاع کیا ہے۔ ہم جہاد کی نفی کرنے والوں کی نفی کریں گے، ڈھاکہ میں ہتھیار ڈالنے کا اعلان مذہبی قوتوں نے نہیں کیا تھا۔ عیسائیت کی تبلیغ اور مسلمانوں کو مرتد بنانے والی این جی اوز جنرل مشرف کی ممدوح ٹھہر گئی ہیں اور ڈاکٹر سلطان بشیر الدین کو ان کی خدمات کا صلہ جنرل مشرف نے گرفتاری اور ''امہ تعمیر نو'' کو بین کر کے دیا ہے۔ ''الرشید ٹرسٹ'' کی افغانستان کے مظلوم و مفلوک الحال بے بس انسانوں کی خدمات کا صلہ اس لیے پابندی کی شکل میں ملا ہے کہ اس کا انتظام علماء کرام کے پاس ہے۔ اسامہ روسی استعمار کے خلاف نبرد آزما ہو تو ''مجاہد'' اور امریکی استعمار کے خلاف سینہ سپر ہو تو ''دہشت گرد''..... یہ قرین قیاس نہیں ہے۔ قبل از ۲۱ رجنوری کو عبداللطیف خالد چیمہ، میاں محمد اویس، قاری محمد یوسف احرار اور مولانا عبدالنعیم نعمانی نے منصورہ میں پاک افغان دفاع کونسل پنجاب کے اجلاس میں بھی شرکت کی۔